HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y

Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 3 (January-March 2024)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Maulana Wahiduddin Khan: Personality, Academic Services and Thoughts

مولاناوحیدالدین خان: شخصیت، علمی خدمات اور افکار

Dr. Zafar Iqbal
Assistant Professor, Department of Qur'an & Tafseer, Allama Iqbal Open University, Islamabad, drzafariqbal@aiou.edu.pk

Abstract

This research article examines the life, contributions, and divergent perspectives of Wahiduddin Khan (1 January 1925 – 21 April 2021), a prominent Indian Islamic scholar, peace activist, and author. Renowned for his commentary and contemporary English translation of the Quran, Khan's influence extended globally, earning him a place among "the 500 Most Influential Muslims." With over 200 books on various facets of Islam, he founded the Centre for Peace and Spirituality, dedicated to fostering interfaith dialogue. The article delves into Khan's multifaceted role as a member of the central Majlis-e-Shura of Jamaat-e-Islami, highlighting his withdrawal in 1963 due to ideological differences, a dissent articulated in his critique, "Tabir Ki Ghalti" (Error of Interpretation). Central to Khan's Quranic interpretation are themes of enlightenment, closeness to God, peace, and spirituality, with the Quran emphasizing reflection, thinking, and contemplation through terms such as tawassum, tadabbur, and tafakkur. Despite writing prolifically, Khan's thoughts diverge from conventional Muslim scholarship, particularly evident in his

CC BY

unconventional views on jihad and relationships with non-Muslims. This article critically examines and analyzes Khan's unique perspectives, shedding light on the nuanced nature of his contributions to Islamic discourse and the challenges his ideas pose to established norms within the Muslim scholarly community.

Keywords: Wahiduddin Khan: Pioneering Islamic Scholar, Peace Activist, and Critic with Unconventional Views on Jihad and Interfaith Relations

تمہید

وحید الدین خان بن فرید الدین خان بن فخر الدین خان بن ضیاء الدین خان بن حسن خان۔[1] مولانا وحید الدین خان یکم جنوری 1925ء کو اُترپردیش بھارت کے ایک دور اُفتادہ گاؤں "بڈھریا" میں پیدا ہوئے۔ تقریباً چار یا پانچ سال کی عمر میں ہی ان کے والد ماجد "فرید الدین خان" اللہ کو پیارے ہوگئے۔ والد کے انتقال کے بعد ان کے چچا صوفی عبد الحمید خان نے اِن کی تعلیم کی ذمہ داری سنبھالی۔ مولانا وحید الدین خان کا کہنا ہے کہ بچپن کی یتیمی نے اُن میں مسائل سے جان چھڑانے کے بجائے اُن کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا کیا۔[2] اُنھوں نے اپنی اِبتدائی تعلیم مدرسۃ الاِصلاح "سرائے میر" اعظم گڑھ سے حاصل کی۔ 1938ء میں اس مدرسۃ میں داخلہ لیا اور 1944ء میں چھ سال کے عرصہ میں یہاں سے اپنی مذہبی تعلیم مکمل کرلی بعد ازاں ان کے بڑے بھائی نے اُنہیں کاروبار میں شامل کرنا چاہا لیکن مولانا کا خیال تھا کہ اب اُنہیں انگریزی تعلیم حاصل کرنی ہے۔ چنانچہ اسی مقصد کیلئے اُنہوں نے لائبریری کا رخ کیا اور سائنس وجدید علوم کی کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ کچھ عرصہ بعد مولانا نے محسوس کیا کہ اب اُنہوں نے مدرسہ کی تعلیم کے ساتھ جدید علوم کا بھی کافی مطالعہ کرلیا ہے تو اُنہوں نے دینی علم کو زمانہ حاضر کے تقاضوں کے مطابق پیش کرنے کا اِرادہ کیا۔ اُن کی تحریروں میں بین المذاہب مکالمہ اور امن کا بہت زیادہ ذکر ملتاہے، اور آخر عمر میں دینِ اسلام کا خلاصہ اِنہی دو لفظوں میں بیان ہے۔ 1955ء میں اُن کی پہلی کتاب "نئے عہد کے دروازے پر" شائع ہوئی۔ یہی کتاب بعد میں اُن کی معروف کتاب "مذہب اور جدید چیلنج" کیلئے پیش خیمہ ثابت ہوئی جسکا عربی ترجمہ "الاسلام یتحدی" کے نام سے مقبول عام ہوا جو کئی ایک عرب جامعات کے نصاب میں بھی شامل ہے۔[3]

جماعتِ اسلامی اور تبلیغی جماعت میں شمولیت

مولانا وحید الدین خان ابتدائی عمر میں مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں سے متاثر ہوئے جس کے نتیجے میں 1949ء کو جماعت اسلامی ہند میں شامل ہوئے۔ کچھ ہی عرصہ بعد اِس جماعت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بھی بن گئے۔ جماعتِ اسلامی کے

CC BY

ترجمان رسالہ "زندگی" میں باقاعدگی سے لکھتے رہے۔ جماعتِ اسلامی میں شمولیت کے بعد مولانا وحید الدین خان نے عرصہ 15 سال بعد اسے خیر باد کہہ دیا۔ جماعتِ اسلامی سے علیحدگی کے بعد تبلیغی جماعت سے ناطہ جوڑا مگر 1975ء میں اِسے بھی چھوڑ دیا۔[4]

مولانا وحید الدین خان 21 اپریل 2021ء کو 96 برس کی عمر میں بھارت کے شہر نئی دہلی میں وفات پا گئے، بستی نظام الدین سے متصل پنج پیراں قبرستان میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا، پسماندگان میں 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں ہیں۔[5]

مولانا وحید الدین خان کی دعوتی خدمات

مولانا وحید الدین خان کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتوں اور گوناگوں خصوصیات سے نوازا تھا۔ جن کی زندگی کے باب بے شمار ہیں، اور ہر باب مستقل اہمیت کا حامل ہے۔ تاہم مولانا کی زندگی کا اصل مشن اسلام کے پُرامن دعوتی پیغام کی اشاعت، دعوت الی اللہ کا مطلب ہے اللہ کے پیغام کو اللہ کے بندوں تک پہنچانا، اسلامی تاریخ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ پیغمبر اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد یہی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اب یہ ذمہ داری امتِ محمدی پر عائد ہوتی ہے ۔ مولانا وحید الدین خان خود لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا مشن دعوت الی اللہ ہے۔ یہی عمل اس کی دُنیا و آخرت کی فلاح کا ضامن ہے۔ اسی عمل کو انجام دینے سے وہ اس کا مستحق قرار پاتا ہے کہ خدا کے یہاں امت محمدی کی حیثیت سے اُٹھایا جائے اور یہی وہ عمل ہے جو دُنیا میں اُس کی حفاظت و کامیابی کو یقینی بناتا ہے۔ اس کام کو چھوڑنے کے بعد مسلمان اللہ کی نظر میں اسی طرح بے حقیقت ہو جائیں گے جس طرح یہود اپنی داعیانہ حیثیت کو چھوڑنے کے بعد اللہ کی نظر میں بے حقیقت ہو گئے۔[6]

دعوت الی اللہ کا نظم

مولانا وحید الدین خان کے اندر دعوت الی اللہ کا جذبہ بالکل ابتدائی عمر میں پیدا ہو گیا تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اُنھوں نے اپنی زندگی کے پچیس ویں سال یعنی 1950ء میں اعظم گڑھ میں ایک ادارہ قائم کیا جس کا نام تھا: من انصاری الی اللہ۔ اِس دعوتی ادارہ سے مولانا موصوف نے کئی کتابیں شائع کیں۔ یہ ادارہ اُس وقت تک جاری رہا جب تک مولانا اَعظم گڑھ میں مقیم رہے۔

مولانا وقتی طور پر ہندوستان کی مختلف تنظیموں سے وابستہ ہوئے، اِس وجہ سے بار بار اُنھیں شہر بدلنا پڑا مگر دعوت الی اللہ کا کام مولانا کی نظروں سے کبھی اوجھل نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ مولانا نے نئی دہلی میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ ملکی اور غیر ملکی سطح پر اسلامی دعوت کو عام کرنے کے لیے اور دعوت الی اللہ کے کام کو منظم طور پر کرنے کے لیے مولانا وحید الدین خاں نے ہفت روزہ الجمعیت سے وابستگی کے دوران 1970ء میں نئی دہلی میں اسلامی مرکز قائم کیا۔ جس کا نام اُنہوں نے "المرکز الاسلامی للبحوث والدعوہ" رکھا اسلامی مرکز کے صدر کے طور پر مولانا دینی خدمت کا کام انجام دینے لگے، اور اسلامی مرکز کے ترجمان کے طور پر اُنھوں نے اکتوبر 1976ء میں ماہنامہ "الرسالہ" جاری کیا۔

OPEN ACCESS
CC BY

تصانیف

مولانا وحید الدین خان نے فکری اور دعوتی موضوعات پر مختلف زبانوں میں کم و بیش دو سو سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ جن میں بہت سی کتابوں کے ترجمے متعدد مقامی اور عالمی زبانوں میں کئے گئے ہیں جس نے اُنہیں عالم اِسلام اور مغرب کے علمی و فکری حلقوں میں متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

مولانا کو تین چار زبانوں، اردو، ہندی ، انگریزی اور عربی پر عبور حاصل تھا اس وجہ سے مولانا کی تصانیف بھی ان چار زبانوں میں پھیلی ہوئی ہیں ذیل میں ان کی مشہور تصانیف کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

اردو تصانیف

مولانا وحید الدین خان کی چند اہم اردو تصانیف درج ذیل ہیں : تعبیر کی غلطی، مذہب اور جدید چیلنج، الاسلام، مذہب اور سائنس، پیغمبر انقلاب، نئے عہد کے دروازہ پر (مرتب: شاہ عمران حسن)، حقیقت کی تلاش، مارکسزم: تاریخ جس کو رد کر چکی ہے، احیاءِ اسلام، عقلیاتِ اسلام، قرآن کا مطلوب انسان، دین کی سیاسی تعبیر، سوشلزم اور اسلام، ظہورِ اسلام، اسلامی زندگی، اسلام اور عصرِ حاضر، تذکیر القران (تفسیرِ قرآن)، عظمتِ قرآن، حقیقتِ حج، اللہ اکبر، زلزلہ، قیامت، خاتونِ اسلام، رازِ حیات، تجدید دین، اسلام دورِ جدید کا خالق، دینِ کامل، راہِ عمل، ہندوستانی مسلمان، کتابِ زندگی، شتمِ رسُول کا مسئلہ، دعوتِ اسلام، دعوتِ حق، سفر نامہ اسپین و فلسطین، فکر اسلامی، مطالعہ سیرت، مطالعہ اسی طرح قرآن، دین و شریعت، مسائلِ اجتہاد، مطالعہ حدیث، کشمیر میں امن، عورت: معمارِ انسانیت، امنِ عالم، دعوت الی اللہ، حکمتِ اسلام، کتابِ معرفت، اسلام اور خدمتِ خلق، اظہارِ دین، عقلیاتِ اسلام، علماء اور دور جدید ، تجدید دین ، سفر نامہ غیر ملکی اسفار جلد اول، سفر نامہ غیر ملکی اسفار جلد دووم، سفر نامہ سپین و فلسطین ، خلیج ڈائری ، فسادات کا مسئلہ، سوشلزم اور اسلام، مطالعہ قران، دین کی سیاسی تعبیر اور اِظہار دین کے علاوہ مختلف شمارے بھی شامل ہیں۔

عربی کتب و تراجم

اردو تصانیف کے ساتھ ساتھ مولانا وحید الدین خان نے عربی زبان میں بھی قابلِ قدر کتابیں لکھی ہیں جن میں، القضیۃ الکبری، قضیۃ البعث الاسلامی واقعنا ومستقبلنا فی ضوء الاسلام، من نحن، امکانات جدیدۃ للدعوۃ الاسلامیہ، التفسیر السیاسی للدین، تاریخ الدعوۃ الی الاسلام، خطافی التفسیر، ماساۃ کربلاء الحسن والحسین اورعلیکم بسنتی مشہور ہیں۔ اور یاد رہے کہ ان میں سے "الاسلام یتحدی" جو دراصل مذہب اور جدید چیلنج کا ترجمہ ہے پانچ عرب ممالک یعنی قطر، قاہرہ ، تیونس، خرطوم اور تیونس کی جامعات میں داخلِ نصاب ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

انگریزی کتب وتراجم

اردو اور عربی کے علاوہ مولانا وحید الدین خان نے انگریزی تصانیف کے ذریعے سے بھی امت کو سیر اب کیا ہے لیکن ان میں سے چونکہ زیادہ تر اردو کتابوں کا ترجمہ ہی ہے اس وجہ سے ذیل میں چند مخصوص انگریزی تصانیف کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

Islam and peace, Islam the voice of human nature, An Islamic treasury of virtues, Woman between Islam, and western society, God Arises, The Quran an aiding wonder, Indian Muslim, the call of the Quran Etc مشتے نمونے از خروارے کے طور پر چند کتب کے نام لکھ دیئے گئے ہیں باقی مولانا مرحوم ایک کثیر التصانیف بزرگ تھے۔

مولانا وحید الدین خان صاحب چونکہ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے جنہیں مذہبی اور عصری ہر دو علوم پر خوب دسترس حاصل تھی جس کی وجہ سے ان کی تصانیف مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں ذیل میں کوشش کی جاتی ہے کہ ان میں سے چیدہ چیدہ موضوعات پر ان کی بعض کتب کا تعارف پیش کیا جائے۔

قرآنیات کے میدان میں مولانا کی تصنیفات

1-تذکیر القرآن

تذکیر القرآن مولانا وحید الدین خان کی دو جلدوں پر مشتمل تفسیر ہے میں ہے، اس تفسیر کا خاص مقصد قرآن کے تذکیری پہلو کو نمایاں کرنا ہے، تذکیر القرآن کی ترتیب میں سب سے زیادہ اسی پہلو کا لحاظ کیا گیا ہے کہ وہ پڑھنے والوں کے لیے نصیحت بن سکے ، قرآن عام انسانی کتابوں کی طرح ابواب کے انداز میں نہیں ہے بلکہ شذرات کا مجموعہ ہے، اگرچہ قرآن کی سورتوں اور عبارتوں میں ایک گہری ترتیب بھی ہے، مگر اس کا عام انداز یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے قطعوں میں ایک پورا پیغام ہے، تذکیر القرآن میں اسی انداز کو اختیار کیا گیا ہے؛ یعنی قرآن کی ایک یا ایک سے زیادہ آیتیں لے کر اس میں جوبات کہی گئی ہے اس کو مسلسل مضمون کی صورت میں بیان کیا گیا ہے تاکہ متعلقہ تشریح کو پڑھتے ہوئے قاری کے ذہن میں معانی کا سلسلہ نہ ٹوٹے اور وہ قرآن کی تذکیری غذا مسلسل لیتارہے، تذکیر القرآن کی ترتیب یہ رکھی گئی ہے کہ پہلے قرآن کا زیرِ تشریح حصہ درج کیا گیا ہے اس کے نیچے اس کے ترجمہ کے بعد ایک لکیر دے کر متعلقہ حصے کی تشریح کی گئی ہے، تذکیر القرآن میں ترجمہ کا جو انداز اختیار کیا گیا ہے وہ نہ پوری طرح لفظی ہے اور نہ پوری طرح بامحاورہ؛ بلکہ دونوں صورتوں کا ایک حسین امتزاج ہے البتہ تفصیلات سے عام طور پر پرہیز کیا گیا ہے الغرض یہ دعوتی نقطۂ نظر سے ایک مفید تفسیر ہے۔[7]

2-مطالعہ قرآن

بلاشبہ قرآن مجید پوری انسانیت کے لیے ہدایت ہدایت کا سرچشمہ ہے جس کی تلاوت، تفسیر اور مطالعہ کرنے پر اللہ تعالیٰ ایک ایک حرف پر ثواب عنایت کرتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کے مطالعہ سے پہلے اس کے اصول ومبادی کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ انسان

صحیح معنوں میں اسے استفادہ کر سکے۔ اسی مقصد کیلئے دو سو چھتر صفحات پر مشتمل "مطالعہ قرآن" کے نام سے مولانا وحید الدین خان نے ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں انہوں نے مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی کو بیان کیا ہے۔

3-عظمتِ قرآن

قرآن کریم اللہ تعالی کا ایسا کلام ہے جو نزول سے لے کر اس زمانے تک اور قیامت تک کے لیے ویسے ہی محفوظ ہے جیسے یہ نازل ہوا تھا- قرآن کریم اور دوسری کتابوں کے درمیان بنیادی فرق محفوظ اور غیر محفوظ کا ہے، کیونکہ اللہ تبارک وتعالی نے دوسری آسمانی کتابوں کے مقابلے صرف قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔ مولانا وحید الدین خان نے ایک سو پچاس صفحات پر مشتمل "عظمت قرآن" کے نام سے اسی موضوع پر یہ رسالہ لکھا ہے جس میں اُنہوں نے قرآن کریم کے حوالے سے تین مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی ہے۔(1)- قرآن اپنی ذات میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اللہ تعالی کلام ہے۔(2)- قرآن اسی طرح محفوظ ہے جیسے یہ نازل ہوا تھا اور اس میں کسی بھی قسم کی کمی وبیشی نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی کر سکتا ہے۔(3)- قرآن کتاب دعوت ہے اور اگر اس کی دعوت کو صحیح طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا جائے تو یہ دنیا کو مسخر کر سکتی ہے۔[8]

4- قرآن کا مطلوب انسان

قرآن کریم اللہ تعالی کا کلام ہے اور اس کا یہ معجزہ ہے کہ اس جیسا کلام انسان کے بس کی بات نہیں- قرآن کریم اللہ تعالی نے انسان کی راہنمائی کے لیے نازل فرمایا اور اس کے احکامات پر عمل کو لازمی قرار دیا ہے۔ مولانا وحید الدین خان نے اسی صفحات پر مشتمل اس رسالے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم کا مخاطب اصل میں انسان ہے-اس لیے مصنف نے جن چیزوں کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:(1)- قرآن کریم کا مطلوب اصل میں انسان ہے۔(2)- مومن کی عملی زندگی کیسی ہونی چاہیے۔(3)- خدمت دین میں کون کون سی مشکلات آتی ہیں۔(4) ان مشکلات کی صورت میں انسان کو کیا لائحہ عمل اِختیار کرنا چاہیے۔۔۔؟ واضح رہے کہ مذکورہ کتاب مولانا وحید الدین خاں کے مختلف دروس و تقاریر کو کتابی شکل میں ڈھالا گیا ہے یہ کوئی با قاعدہ تصنیف نہیں ہے۔

سیرت کے میدان میں مولانا کی تصنیفات

1- سیرتِ رسول

رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے موضوع پر سادہ انداز میں واقعاتی حقائق پر مبنی یہ کتاب سلیس اور عام فہم ہونے کی وجہ سے عوام کیلئے اہمیت کی حامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت، اخلاق و فضائل، تبلیغ، عادات و خصائل، غزوات و وفود وغیرہ جیسے موضوعات کا حتیٰ المقدور احاطہ کرتی ایک اچھی تصنیف ہے۔ یہ کتاب ایک سو چوہتر صفحات پر مشتمل ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

2-پیغمبرِ انقلاب

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ قرآن مجید نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حیات طیبہ کو ہمارے لئے ایک کامل نمونہ قرار دیتا ہے۔اس واسطے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت مبارکہ پر کئی زبانوں میں بے شمار کتابیں لکھی جاچکی ہیں،اور لکھی جا رہی ہیں،جو ان مولفین کی طرف سے آپ کے ساتھ محبت کا ایک بہترین اظہار ہے۔مولانا وحید الدین خان کی کتاب " پیغمبر انقلاب" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں انہوں نے سیرت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا علمی و تاریخ مطالعہ پیش فرمایا ہے۔

3-مطالعہ سیرت

روئے زمین پر انسانی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کے بعد جناب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی،وہ کامل ترین ہستی ہیں جن کی زندگی اپنے اندر عالمِ انسانیت کی مکمل رہنمائی کا پورا سامان رکھتی ہے ۔ رہبر انسانیت آقا نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ''اسوۂ حسنہ'' ہیں۔ گزشتہ چودہ صدیوں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت وصورت پر مختلف زبانوں میں ہزاروں کتابیں اور لاکھوں مضامین لکھے جاچکے ہیں جبکہ کئی ادارے صرف سیرت نگاری پر کام کرنے کے لیے قائم کئے جاچکے ہیں۔اور پورے عالمِ اسلام میں سیرت النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مختلف گوشوں پر سالانہ کانفرنسوں اور سیمیناروں کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں اطراف واکناف سے آئے ہوئے مختلف اہل علم اپنے تحریری مقالات پیش کرتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری وساری رہے گا۔مولاناوحید الدین خان نے ''مطالعہ سیرت'' کے نام سے کتاب تصنیف کرکے گلدستہ سیرت میں ایک پھول کا اضافہ کیا ہے۔جس میں انہوں نے سیرت رسول کا علمی اور تاریخی مطالعہ پیش کرتے ہوئے اس بات کو واضح کیا کہ سیرت نبوی کا اصل مقصد 'اسوۂ نبوی' صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جاننا ہے۔[9]

دعوۃ اِلی اللہ کے میدان میں مولانا کی تصنیفات

1-دعوتِ اسلام

اللہ تعالیٰ نے انسان کی سرشت میں نیکی اور بدی کے پہچاننے کی صلاحیت ودیعت رکھی ہے۔تمام انبیاء کرام ؑ نے بذریعہ دعوت پیغام الٰہی کو لوگوں تک پہنچایا۔اور بلاشبہ دعوتِ دین اور احکام شرعیہ کی تعلیم دیناپیغمبری کام ہے۔تمام انبیاءورسلؑ کی بنیادی ذمہ داری تبلیغ دین ہی رہی ہے،امت مسلمہ کو دیگر امم پر فوقیت بھی اسی فریضہ دعوت کی وجہ سے ہے۔ازیں وجہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اسے شریعت کا جتنا علم ہو،شرعی احکام سے جتنی جانکاری ہو اور دین کے جس قدر احکام سے آگاہی ہو وہ دوسروں تک پہنچائے۔اسی ذمہ داری کے پیش نظر اصول دعوت کے حوالے سے اہل علم نے عربی،اردو دونوں زبانوں میں کئی کتب تصنیف کی ہیں۔مولاناوحید الدین خان کی کتاب ''دعوتِ اسلام'' بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔جس میں مولانا نے دعوت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے مثلاً پیغامِ دعوت، عمل دعوت،واقعاتِ دعوت،امکاناتِ دعوت ، آدابِ دعوت وغیرہ۔

CC BY

مولانا وحید الدین خان صاحب کو چونکہ دعوتی سرگرمیوں سے خاص شغف تھا اس وجہ سے دعوت سے متعلق ان کی کافی تصانیف ہیں اور جو تصانیف دعوت کے علاوہ دوسرے موضوعات پر ہیں ان میں بھی دعوت کی جھلک نمایاں ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب "دعوت اسلام" کے علاوہ دعوت کے موضوع پر "اسلامی دعوت" اور "دعوت الی اللہ" بھی ہیں۔

ردالحاد کے میدان میں مولانا کی تصنیفات

1- مذہب اور جدید چیلنج

اس کتاب میں مولانا وحید الدین خان نے مذہب کو پیش آنے والے جدید چیلنجز اور ان کے حل کو پیش کیا ہے۔ اس کتاب کے کل آٹھ ابواب ہیں۔ جن میں سے باب اول میں مخالفین مذہب کا مقدمہ پیش کیا ہے اور اس کے بعد دوسرے باب میں ان کی حقیقت بیان کی ہے۔ اس کے بعد بقیہ ابواب میں ایجابی انداز میں مذہب کے بنیادی تصورات یعنی خدا، رسالت اور آخرت کو زیرِ بحث لایا ہے۔ خاص طور پر باب سوم "استدلال کا طریقہ" اور باب ہفتم "دلیل اخرت" کا انداز بیان اور علمی و عقلی دلائل اتنے سادہ اور متاثر کن ہے کہ بندہ مصنف کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔[10]

2- اللہ اکبر

اس کتاب میں مولانا وحید الدین خان نے اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعارف قلم بند کیا ہے تاکہ انسان اللہ کی معرفت حاصل کر کے اس کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق زندگی گزار سکے۔

3- اسلام اور سوشلزم

اس کتاب میں مولانا وحید الدین خان یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام اور سوشلزم دو الگ الگ نظام ہیں جو فلسفہ اور عمل دونوں اعتبار سے باہم متصادم ہیں۔ نیز ان لوگوں پر رد کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ دونوں کو بیک وقت اختیار کیا جا سکتا ہے ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں۔ کیونکہ یہ ایک غلط خیال ہے جس کی بنیاد ایک دوسرے غلط خیال پر قائم ہے۔ اس طرح کی بات کہنے والے لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک مذہبی نظریہ ہے جبکہ سوشلزم ایک معاشي نظریہ۔ بالفاظِ دیگر اسلام ایک عقیدہ ہے اور سوشلزم ایک سماجي نظام۔ پھر دونوں پر ایک ساتھ ایمان لانے میں کیا حرج ہے۔ جس طرح کسی بھی مذہب کی پیروی کرتے ہوئے آدمی اپنے رزق کے حصول کیلیے کوئی پیشہ اختیار کر سکتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی ذریعہ سے رزق حاصل کرتے ہوئے آدمی کسی مذہب کا پیرو بن سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ نہ تو اسلام محض ایک مذہبی نظریہ ہے اور نہ سوشلزم محض ایک معاشی نظریہ۔ یہ دونوں باتیں ہی غلط ہیں۔[11]

4- مذہب اور سائنس

مذہب اور سائنس دونوں بہت وسیع الفاظ ہیں مطلب زندگی کا ایک تصور اور اس تصور پر بننے والے ایک ہمہ گیر طرز عمل کا نام ہے جو زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں اپنے کچھ مطالبات اور تقاضے رکھتا ہے اور سائنس اس محسوس دنیا کے مطالعہ کا نام ہے

CC BY

جو ہمارے مشاہدے اور تجربے میں آتی ہے یا آسکتی ہے۔ ایسے اعتبار سے دونوں نہایت وسیع موضوعات ہیں اور ان کے دائرے بہت سے پہلوؤں سے ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں مجھے یہاں دونوں کی تفصیلات پر کوئی بحث نہیں کرنی ہے اس مقالے کا موضوع صرف وہ فرضی یا حقیقی تصادم ہے جو سائنس اور مذہب کے درمیان علمی حیثیت سے واقع ہوا اور جس کے کچھ نتائج برآمد ہوئے۔ میں مختصر طور پر صرف اس دعوے سے بحث کرنا چاہتا ہوں جس میں دہرایا گیا ہے کہ سائنس کی دریافتوں نے مذہب کو بے بنیاد ثابت کر دیا ہے۔[12]

مولانا وحید الدین خان کے چند تفردات

1-فریضہ اقامتِ دین اور مولانا کا تفرد

مولانا وحید الدین خان کے نزدیک اقامت دین کا مفہوم قائم کرنا نہیں بلکہ قائم رکھنا ہے۔ مگر دوسرے مفکرین کے ہاں اس سے مراد قائم رکھنا اور قائم کرنا دونوں ہیں۔ جب تک کسی چیز کو قائم نہیں کیا جاتا وہ خود بخود قائم نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک وہ قائم نہیں ہو گی اسے قائم رکھنے کا بھی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا یہاں اقامت دین سے مراد محض دین کا قائم رکھنا نہیں بلکہ قائم کرنا بھی ہے۔ مولانا وحید الدین خان کے مقابلے میں دیگر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں صرف انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی سطح پر اس کے قیام کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ امت مسلمہ کو بہترین امت اس لیے قرار دیا گیا کیونکہ وہ لوگوں کو دین پر قائم ہونے اور قائم رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جاوید احمد غامدی کے علاوہ تمام اہلِ فکر بشمول ڈاکٹر اسرار احمد جو اقامت دین کے لیے کی جانے والی جدوجہد کے قائل ہیں۔[13]

2-تصورِ جہاد اور مولانا کا تفرد

مولانا وحید الدین خان صرف دفاعی جہاد کے قائل ہیں اور وہ بھی صرف ریاست کے لیے چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں اسلام میں صرف دفاعی جنگ جائز ہے اور اس کا اختیار بھی صرف حاکم کو حاصل ہوتا ہے کسی غیر حکومتی گروہ کو مسلح جہاد کی ہرگز اجازت نہیں اسلام میں اگرچہ دفاع کے لیے جنگ کی اجازت ہے لیکن اسی کے ساتھ شدت سے اعراض کا حکم دیا گیا ہے یعنی دفاع کا ماحول پیدا ہونے کے باوجود آخری حد تک جنگ سے اعراض کی کوشش کی جائے گی۔ اس سلسلے میں یہ بات نہایت اہم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صرف تین بار باقاعدہ جنگ ہوئی یعنی بدر، اُحد اور حنین کی جنگ۔ اس کے سوا جن کو غزوہ کہا جاتا ہے وہ یا تو صرف پرامن مہمیں تھیں مثلاً غزوہ تبوک یا جنگ کی حالت پیدا ہونے کے باوجود جنگ سے اعراض مثلاً غزوہ خندق یا بعض واقعات کی صورت میں صرف جھڑپ مثلاً غزو خیبر۔ جنگ کے باقاعدہ واقعات بھی اس طرح ہوئے کہ ان میں عملی طور پر صرف آدھے دن کی لڑائی ہوئی یعنی دوپہر کے بعد جنگ کا آغاز اور شام تک جنگ کا خاتمہ جیسے کہ غزوہ بدر، غزوہ اُحد اور غزوہ حنین کے موقع پر پیش آیا اس لحاظ سے یہ کہنا درست ہو گا کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنے تیئس سالہ دور نبوت میں مجموعی طور پر صرف ڈیڑھ دن کے لیے جنگ کی۔[14]

CC BY

مولانا اپنی نظر میں

مولانا وحید الدین لکھتے ہیں کہ میری زیادہ تر زندگی پڑھنے اور سوچنے میں گذری ہے مجھے کوئی شخص تفکیری حیوان کہہ سکتا ہے۔ میری اس تفکیری زندگی کا ایک حصہ وہ ہے جو الرسالہ یا کتب میں شائع ہوتا رہا ہے جبکہ اس کا دوسرا، نسبتاً غیر منظم حصہ ڈائریوں کے صفحات میں اکھٹا ہوتا رہا ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ میری تمام تحریریں در حقیقت میری ڈائری کے صفحات ہیں بس فرق صرف اتنا ہے کہ لمبی تحریروں نے مضمون یا کتاب کی صورت اختیار کر لی۔ اور چھوٹی تحریریں ڈائریوں کا جزء بن گئیں۔ [15]

مولانا کے بارے میں علماء دیوبند کی رائے

اس میں کوئی شک نہیں کہ مولانا وحید الدین خان ایک علم دوست شخصیت تھے لیکن بہت سے مسائل میں اُنہوں نے جمہور امت سے ہٹ کر الگ راہ اختیار کی ہے چنانچہ فتاوی دارالعلوم دیوبند میں مولانا وحید الدین خان کے عقائد کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وحید الدین خان کے بہت سے عقائد و نظریات جمہور اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں، مثلاً: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر اگر کوئی شتم کرے تو مولانا کے نزدیک وہ قتل نہیں کیا جائے گا جب کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک ایسا شخص واجب القتل ہے، تقلید سے راہِ فرار اختیار کرنا، فقہائے کرام پر بے جا تنقید و تعریض کرنا، قرآن کریم کی من پسند تشریحات کرنا اور جہاد والی آیات واحادیث کی غلط تاویلیں کرنا ان کا مشغلہ ہے، پوری امت مسلمہ کا یہ حتمی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہر اعتبار سے بلا کسی استثناء کے انسانیت کے لیے آخری نمونہ ہے جس سے صرف نظر قطعا روا نہیں ہے، نیز سیدنا حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے اور قیامت کے قریب دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے متعلق قرآن کریم اور احادیث شریف میں واضح نصوص موجود ہیں، اسی طرح دجال اور یاجوج ماجوج کے متعلق بھی ایسی بے غبار تفصیلات موجود ہیں جن میں شبہ کرنے یا جن کو محض تمثیل قرار دینے کی گنجائش نہیں ہے۔ وحید الدین خان کا سیدنا حضرت عیسی علیہ السلام کے رفع ونزول کا انکار، علامات قیامت کے بارے میں بے بنیاد شکوک وشبہات کا اظہار کرنا بلاشبہ زیغ وضلال اور کھلی ہوئی گمراہی ہے، اس لیے وحید الدین خان کی کتابوں کو پڑھنے اور ان کے لٹریچوں کو پھیلانے سے احتراز ضروری ہے۔" [16]

اس میں کوئی شک نہیں کہ مولانا وحید الدین خان سے کافی لغزشات ہوئی ہیں لیکن دوسری طرف آپ کی گراں قدر خدمات بھی ہیں جنہیں عموماً نظر انداز کیا جاتا ہیں بالخصوص مغرب کے مقابل دین کے مقدمے

CC BY

کو لے کر مولانا وحید الدین خان نے چند اچھی کتب لکھی ہیں اس کے علاوہ آپ معروف دینی رہنما، کتب کثیرۃ کے مصنف اور ماہنامہ 'الرسالہ' کے مدیر تھے۔

مولانا وحید الدین خان پر نقد کا جائزہ

مولانا وحید الدین خان کی فکر کے کئی اجزا ہیں، یوں سمجھئے باقاعدہ سے الگ الگ شعبے ہیں۔ ان کی ابتدائی کتب کا بالکل ہی مختلف رنگ ہے۔ جو لوگ ان پر تنقید کر رہے ہیں اور دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کا سہارہ لے رہے ہیں انہیں مولانا کی کتاب عظمت صحابہ ،عظمت قرآن، عظمت مومن، قرآن کا مطلوب انسان، قال اللہ و قال الرسول ﷺ، قیامت کا الارم وغیرہ پڑھنی چاہئیں جن سے بالکل ہی مختلف تاثر ملتا ہے۔

ان کے بعض ترقی پسند مداحین مولانا کی سوشلزم اور مارکسزم پر تنقید پڑھ کر شائد حیران رہ جائیں گے۔ مولانا کی اس حوالے سے تین کتابیں ہیں، اسلام اور سوشلزم، سوشلزم ایک غیر اسلامی نظریہ، مارکسزم (جسے تاریخ نے رد کر دیا)، اسی طرح مولانا کا تبلیغی جماعت پر ایک پمفلٹ اور بعض تقاریر ہیں، تبلیغی جماعت اور اس کے امیر کی ستائش کرتے رہے ہیں، تعدد ازدواج پر مولانا کی رائے ایک روایت پسند مولوی کی ہے، انہوں نے ڈٹ کر اس کی حمایت کی اور دلائل دیئے ہیں۔ دوسری طرف عورت معمار انسانیت پڑھیں تو خواتین ان کی مداح ہو جائیں گی۔ "طلاق اسلام میں" بھی مولانا کی ایک الگ سے کتاب ہے۔ مولانا کی ڈائریاں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اتنی مفید، عمدہ اور دلچسپ اقتباسات، ٹکڑے بہت کم دیکھنے کو ملیں گے۔

ان کی کچھ کتابیں انسانی زندگی اور ہیومن ڈویلپمنٹ پر ہیں، جس وجہ سے کچھ لوگوں کو ان کا موٹیویشنل سپیکر ہونا نظر آتا ہے۔ حالانکہ انسانی شخصیت کی تعمیر اور صلاحیتوں کو سنوارنے کے کام کو اتنا معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ راز حیات اس حوالے سے ان کی بہت مشہور کتاب ہے۔ کتاب زندگی، سفر حیات۔ تعمیر حیات، تعمیر کی طرف، رہنمائے حیات، تعمیر ملت، تعمیر انسانیت وغیرہ۔

ان کا ایک پہلو جماعت اسلامی سے الگ ہونا اور سید مودودی کی فکر پر تنقید ہے۔ اس حوالے سے ایک کتاب بڑی مشہور ہوئی، تعبیر کی غلطی۔ سید مودودی اور جماعت اسلامی کے فلسفہ پر یہ اچھی علمی تنقید ہے۔ اس کا خلاصہ "اسلام کی سیاسی تعبیر" کے نام سے شائع ہوا ہے۔

ان کا ایک اور اہم کام ترجمہ قرآن اور تفسیر تذکیر القرآن ہے۔ مولانا وحید الدین شائد وہ واحد عالم دین ہیں جنھوں نے عربی متن کے بغیر صرف ترجمہ قرآن شائع کیا ہے۔ اس کی جو افادیت ہے وہ بتانے کی ضرورت نہیں، اگرچہ ہمارے ہاں اس کی روایت نہیں رہی۔ ممتاز مفتی کے الفاظ میں اسے بیڈ بک یعنی اپنے سرہانے رکھا جا سکتا ہے، سوتے اٹھتے اس کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے کہ عربی متن کی وجہ سے جو خاص قسم کا تقدس اور احترام لازمی سمجھا جاتا ہے، صرف اردو یا انگریزی ترجمہ میں وہ پابندی نہیں رہتی۔

CC BY

مولانا کی قرآن، حدیث اور سیرت پر کئی کتابیں ہیں۔ پیغمبر انقلاب ﷺ، عظمت قرآن، مطالعہ قرآن، مطالعہ حدیث، مطالعہ سیرت، معرفت قرآن وغیرہ۔ ان کی کچھ کتابیں اسلام کا تعارف ہیں اور فکری نوعیت رکھتی ہیں۔ فکر اسلامی، عقلیات اسلام، دین کامل، دین و شریعت، دین کیا ہے، شہادت امت مسلمہ کا مشن وغیرہ۔

مولانا وحید الدین خان کا لٹریچر کا خاصا بڑا حصہ تقریبا ایک تہائی سے زیادہ تو خالصتاً دعوتی ہے۔ بطور داعی وہ غیر مسلموں کو، ملحدین اور تشکیک پسندوں کو رب کی طرف بلاتے ہیں، ان کا استدلال حیران کن ہے، عام فہم زبان میں وہ روزمرہ زندگی کی دلیلوں سے لوگوں کو اس جانب بلاتے ہیں۔ اسلام ایک عظیم جدوجہد، اسلامی دعوت، اسلام دین فطرت، اسلام ایک تعارف، اسلامی زندگی، اسلام دور جدید کا خالق، ایمانی طاقت، انسان اپنے آپ کو پہچان، حل یہاں ہے، حقیقت کی تلاش، دعوت الی اللہ، خاندانی زندگی، دعوت حق، دعوت اسلام، دین انسانیت، دین کامل، دینی تعلیم، راہ عمل وغیرہ۔

ان کی بعض کتابوں کے مخاطب علما ہیں۔ ایک کتاب بڑی مشہور ہوئی علما اور دور جدید، اس موضوع پر ان کی کئی کتابوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

کچھ کتابیں خالصتا بھارتی مسلمانوں یا انڈین پس منظر میں ہیں۔ ہندوستانی مسلمان، ہندوستان آزادی کے بعد، یکساں سول کوڈ، ہند پاک ڈائری، فسادات کا مسئلہ وغیرہ۔ بابری مسجد اور بعض دیگر امور پر ان کی آرا سے مدرسہ دیوبند اور بھارتی علما کی اکثر تنظیمون کو سخت اختلاف رہا ہے۔

مولانا وحید الدین خان کی فکر کا ایک اہم جز مومن کو آخرت کی طرف مائل کرنا، روز آخرت کی تیاری کی ترغیب دینا اور یہ سمجھانا ہے کہ دنیا میں آخرت کے لئے کمائی کی جائے۔ یہ کام مولانا نے غیر معمولی محنت، مہارت اور بار بار مثالوں سے کیا۔ ان کی بعض کتابوں میں اسی وجہ سے تکرار اور یکسانیت بھی در آئی۔ آخرت کے حوالے سے کئی باقاعدہ کتب ہیں، آخری سفر، آخرت کا سفر، اللہ اکبر، الربانیہ (حیات بشری کا ربانی طریقہ)، انسان کی منزل، انسان اپنے آپ کو پہچان، راہ عمل وغیرہ۔

مذہب اور سائنس، مذہب اور جدید چیلنج، تجدید دین، اسلام پندرویں صدی میں وغیرہ ان کی چند ایسی کتابیں ہیں جس میں جدید دور کے چیلنجز کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ ان کی بعض آرا کی وجہ سے ان کو سرسید یا دوسرے متجدین سے ملا دیا جاتا ہے۔ مطلقا ایسا کرنا درست نہیں۔

مولانا وحید الدین خان کی فکر اور ان کی کچھ آرا سے یقینا اختلاف کیا جا سکتا ہے، اس پر تنقید بھی کی جا سکتی ہے، شدید تنقید بھی کر سکتے ہیں۔ اس سب کے لئے مگر ضروری ہے کہ مولانا کے نظام فکر کو سمجھا جائے، جب تک آپ ان کی فکر کے سٹرکچر کو نہیں سمجھیں گے، اس فریم ورک کے اندر جا کر نہیں دیکھیں گے، آپ غلط نتائج اخذ کریں گے۔ دیانت داری کا تقاضا مگر یہ ہے کہ مولانا

OPEN ACCESS
CC BY

کی فکر کے جو طاقتور اجزا ہیں، جنھوں نے لاکھوں پڑھنے والوں کو متاثر کیا انہیں رب کی طرف موڑا، اس ذات باری سے جوڑا، قرآن فہمی، حدیث فہمی کی ترغیب دی، ان تمام باتوں کا بھی اعتراف کیا جائے۔

مولانا سیدنا مسیح علیہ السلام، امام مہدی، دجال پر سوچ یا بعض دیگر حوالوں سے ان کی ذاتی رائے جمہور سے الگ بلکہ خلاف ہے۔ جس پر علمی رد پیش کرنا کسی اچھنبے کا کام نہیں ہو گا۔

مولانا وحید الدین خان کی کچھ باتیں بھارتی پس منظر میں ہیں، وہاں مسلمانوں کی حیثیت اقلیت کی ہے انہیں اپنے سے کئی گنا زیادہ بڑے گروہ ہندوؤں کے ساتھ گزارا کرنا ہے، پوسٹ بابری مسجد منظر نامے میں وہاں جو شدت در آئی، جس کی انتہا اب وزیر اعظم مودی کے دور میں جھلکتی ہے، اس میں مولانا وحید الدین خان نے اپنی سوچ اور سمجھ کے مطابق ایک لائحہ عمل تجویز کیا۔ کسی کو بھی اس سے اختلاف ہو سکتا ہے، مگر اس لائحہ عمل کے پیچھے اسباب کو بھی سمجھنا چاہیئے۔

مولانا کی فکر کا کارنر سٹون یا بنیادی جز اعراض یعنی ٹکراو سے بچنے کا نظریہ ہے۔ وہ اس حوالے سے بہت آگے چلے جاتے ہیں، اتنا کہ آدمی گاہے جھنجھلانے لگتا ہے۔ صبر کی تلقین چبھنے لگتی ہے، جذبات اور رد عمل کی آگ بھڑکتی ہے۔ مولانا وحید الدین خان کے تمام مشورے اور تجاویز تب عبث لگتے ہیں، صلح حدیبیہ پر ان کا غیر معمولی اصرار یا اس سے والہانہ وابستگی نا قابل فہم لگتی ہے۔ مگر ایسا کرنے کے لئے بھی مولانا کا نظام فکر سمجھنا ضروری ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتے رہے۔

پاکستان، تحریک پاکستان اور قائدین پاکستان کے حوالے سے مولانا کا نقطہ نظر بڑا شدید، غیر ضروری حد تک جارحانہ اور نامناسب رہا ہے۔ ہمیں اس سے شدید اختلاف ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اقبال کے ساتھ مولانا نے ناانصافی برتی۔
مولانا وحید الدین خان ہمیشہ دوسروں کو رد عمل کی نفسیات سے بچنے کا مشورہ دیتے رہے، مگر قائدین تحریک پاکستان کے حوالے سے وہ رد عمل کی نفسیات کا شکار ہوئے بلکہ اس دلدل میں گردن گردن تک دھنستے چلے گئے۔ اور بھی کئی چیزیں ہیں جن سے ڈٹ کر اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مولانا وحید الدین خان کی علمی دنیا میں بہت کچھ اہمیت اور بھی ہے، جسے نظر انداز کرنا آسان نہیں۔

CC BY

---

[1]۔شاہ عمران حسن، اوراق حیات، رہبر بک سروس، نئی دہلی، بھارت، ص:35۔

[2]۔ایضا، ص:15۔

[3]۔حافظ محمد زبیر، مولانا وحید الدین خان: افکار و نظریات، مکتبہ رحمۃ للعلمین لاہور، اکتوبر،2013ص:1

[4]۔ایضاً، ص:2

[5]۔ شاہ عمران حسن، اوراق حیات، رہبر بک سروس، نئی دہلی، بھارت، ص:65۔

[6]۔ماہنامہ "الرسالہ" جولائی1979، ص:35

–[7]حافظ محمد زبیر، مولانا وحید الدین خان: افکار و نظریات، مکتبہ رحمۃ للعلمین لاہور، اکتوبر،2013ص:25

[8]– مولانا وحید الدین خاں، ڈائری (1989-1990) ص:8

[9]–ایضا، ص16

[10]۔ایضا، ص28

[11]–وحید الدین خان: اسلام اور سوشلزم، مکتبہ الرسالہ نئی دہلی انڈیا ص:118

[12]–وحید الدین خان: مذہب اور سائنس، مکتبہ الرسالہ نئی دہلی اندیا ص:48

[13]۔سمیرا رابعہ: فریضہ اقامت دین اور مولانا وحید الدین کے تفردات، ص:56

[14]–ماہنامہ الرسالہ: مارچ 2008، ص:3-5

[15].مولانا وحید الدین خاں، ڈائری (1989-1990) ص:4

[16]۔ فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب عقائد و ایمانیات، فرق باطلہ ج:1، فتوی نمبر:58697

OPEN ACCESS
CC BY